السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلام میں خاوند کے بہن بھائیوں کے حقوق ہیں؟ کیا ساس اور سسر کی طرح خاوند کے بھائیوں کا بھی اطاعت کا حق ہے؟ کیا انہیں میرے کمرے میں یہ حق حاصل ہے کہ وہ بغیر اجازت داخل ہوں؟ میں کس حد تک ان کی اطاعت کروں کپڑے دھونے کھانا وغیرہ تیار کرنے اپنے بچوں کی دیکھ بھال اور گھر سے نکلنے میں بھی ان کی اطاعت ہے اور کیا انہیں یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہماری ازدواجی زندگی میں دخل اندازی کریں؟ کیا ہمارے کام رہن سہن اور تعلیم و تربیت میں بھی ان کا حق ہے۔ اور کیا مجھے اپنے میکے جانے کے لیے ان کی اجازت درکار ہوگی؟ اور کیا انہیں ہماری زندگی کی تفصیل کی معرفت کا بھی حق ہے اور کیا میں اپنے خاوند کے رشتہ داروں سے مصافحہ کرنے میں ان کی اطاعت کروں؟ اور کیا میرے اور خاوند کے لیے ایسی شادیوں میں جانا جائز ہے جہاں برائی ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیوی پر خاوند کے رشتہ داروں کی اطاعت کرنا واجب نہیں خواہ وہ ساس ہو یا سسر یا نند ہو یا دیوران کی کسی بھی چیز میں اطاعت واجب نہیں لیکن اگر وہ کسی واجب اور شرعی چیز کا حکم دیں یا کسی غیر شرعی اور حرام چیز سے روکیں تو پھر اس میں اطاعت واجب ہے خواہ حکم دینے والا یا روکنے والا قریبی رشتہ دار ہو یا کوئی اور تاہم خاوند کی اطاعت بیوی پر واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

"مرد عورتوں پر حکمران ہیں۔"(النساء:34)

امام ابن کثیر رحمة اللہ علیہ خاوند پر بیوی کے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے بیوی پر خاوند کا حق اور اس کی اطاعت واجب کی ہے اور بیوی پر خاوند کی نافرمانی حرام کی ہے اس لیے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے بیوی پر فضیلت دی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر 493/1)

آپ کے دیوروں میں سے کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ آپ کی اجازت کے بغیر آپ کے کمرے یا پھر گھر میں داخل ہو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدۡخُلُواْ بُيُوتًا غَيۡرَ بُيُوتِكُمۡ حَتَّىٰ تَسۡتَأۡنِسُواْ وَتُسَلِّمُواْ عَلَىٰٓ أَهۡلِهَاۚ ذَٰلِكُمۡ خَيۡرٞ لَّكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُونَ ٢٧ ... سورة النور

"ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ کسی اور کے گھر میں اس وقت تک نہ جاؤ جب تک تم اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو یہی تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اور اگر ان میں سے کوئی آپ کی اجازت سے گھر میں داخل ہو اور وہ آپ کا محرم بھی نہیں مثلاً دیور ہو تو اس میں یہ شرط ہے کہ گھر میں آپ کا محرم موجود ہو تاکہ غیر محرم کے ساتھ خلوت نہ ہو سکے جو کہ حرام ہے۔ اور پھر آپ بھی پردے میں ہوں اور کسی فتنے کا ڈر بھی نہ ہو۔ ان شروط کے باوجود افضل و بہتر دل کو صاف رکھنے اور شک و شبہ سے بچنے کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ آپ کے کمرے میں داخل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"اور جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی یہی ہے۔"(الاحزاب:53)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو ایک انصاری آدمی کہنے لگا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ دیور کے بارے میں تو بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیور تو موت ہے۔"(بخاری 5232۔ کتاب النکاح باب لایخلون رجل یامراۃ الاذو محرم مسلم 2172۔ کتاب السلام باب تحریم الخوۃ بالاجنبیہ والدخول علیھا)

امام نووی رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "دیور تو موت ہے" کا معنی ہے دوسروں سے زیادہ اس سے خدشہ اور فتنے میں مبتلا ہونے کی توقع ہے اس لیے کہ عورت کے پاس جانا اور اس سے خلوت کرنا کے لیے باآسانی ممکن ہے۔ اور اس کے گھر میں ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی انکار بھی نہیں کرتا، لیکن اگر کوئی اجنبی ہو تو اس کے لیے یہ ممکن نہیں۔ اور "حمو" سے مراد خاوند کے آباؤ اجداد اولاد کے علاوہ دوسرے رشتہ دار ہیں مثلاً بھائی بھتیجے چچا اور چچا کے بیٹے وغیرہ ان سب کے لیے یہ جائز نہیں کہ آپ کو ان کاموں پر (جو آپ نے ذکر کیے ہیں) مجبور کریں۔ اور ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ آپ اور آپ کے خاوند کے خصوصی معاملات میں داخل اندازی کریں لیکن اگر انھوں نے آپ کے خاوند کو اس پر راضی کر لیا کہ آپ جائز قسم کی راحت کے لیے بھی گھر سے نہ نکلیں اور خاوند آپ کو گھر میں ہی رہنے کا کہے تو پھر آپ اپنے خاوند کی اطاعت کریں اور صبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ثواب کی نیت رکھیں۔ اپنے میکے جانے کے لیے بھی آپ پر لازم نہیں کہ آپ ان میں سے کسی سے اجازت طلب کریں اور نہ ہی ان کا یہ حق ہے بلکہ آپ پر واجب یہ ہے کہ اپنے خاوند سے اجازت لیں اگر وہ اجازت دے دیتا ہے تو پھر اس کے علاوہ کسی سے بھی اجازت لینی واجب نہیں اسی طرح وہ آپ دونوں کی ازدواجی زندگی کی تفصیلات کی معرفت کا بھی کوئی حق نہیں رکھتے۔

ساس اور سسر کی خدمت کرنا آپ پر واجب تو نہیں لیکن اگر آپ ان کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کے ساتھ پیش آئیں تو یہ آپ کے لیے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ آپ کو اس کے بدلے میں عظیم اجر عطا فرمائے گا۔

اور پھر اس وجہ سے آپ اپنے خاوند اور اس کے گھر والوں کے سامنے دنیا میں بھی ایک مقام حاصل کرلیں گی اور ان شاء اللہ آخرت میں بھی آپ کے درجات بلند ہوں گے۔ اور مستقل رہائش کے بارے میں گزارش ہے کہ آپ کے خاوند پر واجب ہے کہ وہ آپ کے لیے ایسی رہائش کا انتظام کرے۔ جس میں آپ مستقل طور پر رہ سکیں لیکن اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ اگر بہت بڑا اور کھلا ہو اور اس میں آپ سب رہ سکتے ہوں تو والدین اور آپ اکٹھے رہیں اس میں آپ پر کوئی ضرر نہیں۔

نیز یہ بھی یاد رکھیں۔ کہ آپ کا اپنے محرم مردوں کے علاوہ دوسروں سے مصافحہ کرنا حرام ہے اس میں آپ کسی کی بھی بات نہ مانیں اس لیے کہ خالق کی معصیت میں کسی کی بھی اطاعت نہیں اسی طرح آپ اور آپ کے خاندان کے لیے ایسی شادی کی تقریبات میں شرکت جائز نہیں جہاں پر معاسی اور گناہ کے کام ہوں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہو سب کے حالات کی اصلاح فرمائے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص348

محدث فتویٰ